عبداللطیف خالد چیمہ

یومِ آزادی اور نظریۂ پاکستان

امسال ''یومِ آزادی'' پہلے سے زیادہ جوش وخروش کے ساتھ منایا گیا، 14؍اگست 2015ء کی مناسبت سے یہ دن 68 سال قبل وطن عزیز کے لیے عزت وآبرو کی پامالیوں اور جان ومال کی قربانیوں کی یادتازہ کر دیتا ہے اور یہ احساس بھی اجاگر کرتا ہے کہ یہ خطہ جس مقصد کے لیے حاصل کیا گیا تھا، ابھی ہم اُس سے کوسوں دور ہیں، بانی پاکستان محمد علی جناح مرحوم جب انگلستان سے واپس ہندوستان آئے تو مولانا ظفر علی خاں اور سردار عبدالرب نشتر مرحومین کی موجودگی میں انہوں نے جو بیان دیا وہ ملاحظہ فرمائیں!

''میں لندن میں امیرانہ زندگی بسر کر رہا تھا۔ اب میں اُسے چھوڑ کر انڈیا اِس لیے آیا ہوں کہ یہاں لا الہ الا اللہ کی مملکت یعنی پاکستان کے قیام کے لیے کوشش کروں۔ اگر لا الہ الا اللہ پر مبنی حکومت قائم ہو جائے تو افغانستان، ایران، ترکی، اُردن، بحرین، کویت، حجاز، عراق، فلسطین، شام، تیونس، مراکش، الجزائر اور مصر کے ساتھ مل کر یہ کتنا عظیم الشان بلاک بن سکتا ہے۔'' (قائداعظم کا مذہب وعقیدہ، ص: 4، منشی عبدالرحمٰن خان، صدیقی ٹرسٹ کراچی اشاعت سوم، ستمبر 1997ء)

بانی پاکستان کے 101 بیانات تاریخ کے ریکارڈ پر محفوظ ہیں، جن کا واضح مطلب یہ ہے کہ یہ خطہ اسلام کے نفاذ سے منور ہوگا، لیکن واحسرتا! کہ ہم آج تک قیام ملک کے اصل مقصد کی طرف مناسب پیش رفت نہ کر سکے اور پاکستان اسلام اور وطن کے دشمنوں کی آماجگاہ بن رہا ہے، مگر ہم پر امید ہیں کہ ان شاء اللہ بہار آئے گی بے اختیار آئے گی۔

پاکستان بن جانے کے بعد بانی احرار حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

''تم میری رائے کو خود فروشی کا نام نہ دو۔ میری رائے ہار گئی اور اس کہانی کو یہیں ختم کر دو۔ پاکستان نے جب بھی پکارا، واللہ باللہ میں اس کے ذرے ذرے کی حفاظت کروں گا۔ مجھے یہ اتنا ہی عزیز ہے جتنا کوئی اور دعویٰ کر سکتا ہے۔ میں قول کا نہیں عمل کا آدمی ہوں۔ اس طرف کسی نے آنکھ اٹھائی تو وہ پھوڑ دی جائے گی۔ کسی نے ہاتھ اٹھایا تو وہ کاٹ دیا جائے گا۔ میں اس وطن اور اس کی عزت کے مقابلے میں اپنی جان عزیز رکھتا ہوں نہ اولاد۔ میرا خون پہلے بھی تمہارا تھا اور اب بھی تمہارا ہے۔

(دفاع پاکستان احرار کانفرنس لاہور ۱۹۵۲ء)

مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ موجودہ ملکی تقسیم غلط ہے۔ یہ تقسیم ختم کرانے اور دونوں ملکوں کا باہمی افتراق دور کرانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اس عارضی تقسیم کو کسی نہ کسی طرح ختم کیا جائے اور ہندو پاکستان کو پھر اکھنڈ ہندوستان بنایا جائے گا۔ جو آزادی ایک لاکھ ماؤں، بہنوں کی عزت وآبرو تباہ کر کے، دس لاکھ مسلمانوں کا خون بہا کر اور ایک کروڑ مسلمانوں کی

خانہ بربادی کے بعد حاصل کی گئی ہے۔ اس کو عارضی آزادی سمجھنے والا ملک وملت کا بدترین دشمن نہیں تو اور کیا ہے؟

آپ ہی بتائیں کہ کیا ہماری یہ قربانیاں عارضی ہیں؟ کیا ہم ملک وقوم کے ایسے غدار اور ایسی ملکی وملی غداری کو برداشت کرسکتے ہیں؟ ...... قطعاً نہیں ...... جس طرح ملک وملت سے غداری کرنے والا شخص ہماری نظروں میں مجرم ہے۔ اسی طرح ناموسِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ڈاکہ زنی کرنے والا حضور پُر نور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے کھلی بغاوت کر کے اپنے آپ کو نبی کہنے والا اور پھر اس جھوٹے اور چال باز نبی کی امت اسلامی سلطنت پاکستان میں اس طرح اسلام، محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کے خلاف تبلیغ کرے تو ہم اُسے کیسے برداشت کرسکتے ہیں۔

یہ بات پاکستان کے آئین میں اب ضرور آنی چاہیے کہ پاکستان میں اسلام کے علاوہ اور کسی بھی مذہب کی تبلیغ حرام ہے۔ ملک اسلام کے نام پر لیا گیا ہے اور تبلیغ مرزائیت کی؟ بالکل ایسی بات ہے کہ پاکستان دوقومی نظریے کی بنیاد پر الگ ملک بنایا گیا ہے۔ اب اگر پاکستان میں قائداعظم کی بجائے گاندھی جی کی تعریفیں گائی جائیں اور مسلم لیگ کی جگہ کانگریس کی حکومت کے لیے کوشش کی جائے تو جس طرح یہ ایک مکمل بغاوت ہے؛ اسی طرح پاکستان میں کسی بھی دھرم، مذہب اور ازم کی تبلیغ اسلام اور پاکستان سے غداری وبغاوت کے مترادف ہے۔

(خطاب: احرار ختم نبوت کانفرنس، چوک یادگار پشاور۔ مئی ۱۹۵۲ء)

اُدھر ٹورنٹو (کینڈا) میں یومِ پاکستان کی ایک تقریب قادیانی مرکز میں رکھی گئی جس پر وہاں مقیم مسلمانوں نے احتجاج کیا، 21 تا 23۔ اگست لندن میں قادیانی جماعت کے بین الاقوامی اجتماع میں، برطانیہ میں پاکستان کے سابق سفیر واجد شمس الحسن نے شرکت وخطاب کیا، لندن میں نئے پاکستانی سفیر سید ابن عباس وہاں کے مشہور قادیانی اے کے حق (ایڈیٹر ''یوکے ٹائمز'') کے ساتھ دیکھے جارہے ہیں، سکہ بند اور مشہور قادیانی مظفر چودھری اس سفارت کاری کو آگے بڑھا رہا ہے، اِس بابت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے کیونکہ بیرون ممالک سفارت خانوں اور سفیروں کے ذریعے قادیانی ارتداد کو پھیلا یا جارہا ہے، قادیانی ''احمدی اسلام'' کے نام پر پوری دنیا کو دھوکہ دے رہے ہیں، ہمارے خیال میں قومی ایکشن پلان کے ذریعے قادیانیوں کی اسلام اور وطن دشمن سرگرمیوں کو کنٹرول کرنے کی ضرورت ہے اور یہ آئین پاکستان کا تقاضا بھی ہے۔ الحمدللہ مجلس احرار اسلام اور تحریک تحفظ ختم نبوت اُسی پالیسی پر گامزن ہے جس کا اعلان قیام وطن کے بعد حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم نے کیا تھا، ہم نظریۂ پاکستان کو لازم وملزوم سمجھتے ہیں، اب بھی ملک کی بقاء وسلامتی اور ہمارے تمام مسائل کا واحد حل ''نفاذ اسلام'' میں ہی مضمر ہے، مجلس فروغ نظریۂ پاکستان جس کا اساسی اجلاس 2؍ اگست کو لاہور میں مولانا زاہد الراشدی کی صدارت میں منعقد ہوا تھا، اس کے کنوینر مولانا عبدالرؤف فاروقی اور اساسی ارکان سید محمد کفیل بخاری اور راقم کی اپیل پر بھی دینی حلقوں نے توجہ دی اور ''یوم آزادی'' کے نظریاتی پہلوؤں پر ملک بھر میں روشنی ڈالی گئی۔